السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرحوم منظور حسین کا صرف ایک بیٹا محمد ایوب تھا، خاوند کی وفات کے بعد ایوب کی والدہ نے دوسری شادی کرلی۔ دوسرے خاوند سے اس کی تین بیٹیاں ہیں، یعنی ایوب کی تین مادری بہنیں ہیں۔ اب محمد ایوب بعمر 14 سال فوت ہوچکا ہے اس کا کوئی حقیقی بہن بھائی نہیں ہے۔ پس ماندگان میں سے محمد ایوب کی دادی، تین چچا، دو پھوپھی بقید حیات ہیں۔ وضاحت فرمائیں کہ اس کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں یہ وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ والدہ جس نے عقد ثانی کیا ہے اور اس کے بطن سے تین سوتیلی بہنیں ہیں۔ وہ زندہ ہیں یا نہیں، ہم دونوں صورتوں کی وضاحت کئے دیتے ہیں:

1۔ اگر محمد ایوب کی والدہ زندہ ہے تو اسے بیٹے کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے 1/6 حصہ ملے گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔'' [۴/النسآء: ۱۱]

سوتیلی بہنوں، یعنی مادری تین بہنوں کو کل جائیداد کا 1/3 حصہ ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ (مادری) بہن بھائی زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے۔'' [۴/النسآء: ۱۲]

والدہ کی موجودگی میں ایوب کی دادی محروم ہوگی، کیونکہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور کا رشتہ دار محروم ہوجاتا ہے، اس لئے دادی کو کچھ نہیں ملے گا۔

مقررہ حصہ لینے والے ورثا کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو بچے گا اس کے وارث مرحوم کے تین چچا ہیں دو پھوپھی جان بھی محروم ہیں کیونکہ وہ ذوی الارحام سے متعلق ہیں۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے 18 حصے کیے جائیں، ان میں سے 1/6 یعنی تین حصے والدہ کے اور 1/3 یعنی 6 حصے سوتیلی، یعنی مادری بہنوں کے ہیں وہ آپس میں دو حصے بانٹ لیں گی باقی ماندہ نو حصے تین چچا کے ہیں وہ تین، تین حصوں کے مالک ہیں۔ صورت مسئلہ یوں ہے:

میت 18/6

والدہ تین مادری بہنیں تین چچا دادی دو پھوپھی

1/6(3) 1/3(6) محروم محروم باقی ماندہ(9)

2۔ اگر محمد ایوب کی والدہ زندہ نہیں ہے تو اس کی جگہ پر دادی وارث ہوگی اسے 1/6 یعنی تین حصے دینے کے بعد باقی جائیداد تقسیم بالا کے مطابق دیگر ورثا کو مل جائے گی جس کی صورت مسئلہ یہ ہے::

میت 18/6

دادی تین مادری بہنیں تین چچا دو پھوپھی

1/6(3) 1/3(6) 9 محروم حصص باقی ماندہ

نوٹ: اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد عقد ثانی کرلیتی ہے تو اس کا پہلے خاوند کی اولاد سے جو اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہو اس سے رشتہ منقطع نہیں ہوجاتا۔ اسی طرح دوسرے خاوند سے پیدا ہونے والی اولاد کا پہلے خاوند کی اولاد سے مادری رشتہ قائم رہتا ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:271